آئی ٹی کہانی

کمپیوٹر زندہ باد

تحریر : ڈاکٹر سائرہ بانو

جنرل سیکریٹری کوآرڈی نیشن گروپ

سر غفران جیسے ہی کلاس میں داخل ہوئے تمام بچوں نے اپنی جگہ سے اٹھ کر ان کا استقبال کیا، سر غفران نے مسکراتے ہوئے بچوں کو بیٹھنے کااشارہ کیا۔

سر! آج ہمیں آپ آئی ٹی کے بارے میں کچھ بتائیی۔'' محمود نے اٹھتے ہوئے کہا۔''

جی سر! آج کل ہر طرف آئی ٹی کا شور مچا ہوا ہی۔'' شاہ زیب نے بھی اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے محمود کی بات '' تائید کی''۔ ہم سب لوگ چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں اس کے بارے میں کچھ بتائیے تاکہ ہم بھی اس سے ناواقف نہ رہ سکیں۔

بھئی مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ تم لوگوں کو انفارمیشن ٹیکنالوجی سے اتنی دلچسپی ہی۔ میں تمہیں اس '' ''کے بارے میں ضرور بتائوں گا۔

مگر سرجی! یہ تو بہت مہنگا علم ہی۔ اس میں کمپیوٹر خریدنا پڑتا ہی۔'' قادر خان نے جلدی سے کھڑے ہوتے ہوئے '' کہا۔ وہ ایک پٹھان بچہ تھا اور بہت معصوم تھا۔ قادر خان کی بات سن کر سر غفران مسکرا دیئی۔

اور سر! اس میں بجلی بھیخرچ ہوتا ہی۔ کمپیوٹر جس گھر میں ہوتا ہے وہاں کا بجلی کا بل بہت زیادہ آتا ہی۔'' قادر خان '' کے برابر بیٹھے ہوئے سندھی اسٹوڈنٹس خالد سموں نے کہا۔ ''ایسا نہیں ہی۔ یہ تھوڑا بہت خرچہ ضرور ہوگا مگر اس کے فائدے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔'' کلاس کے ایک اور اسٹوڈنٹ رحمن کیانی نے کہا۔

اچھا بھئی تم لوگ آپس میں بحث مت کرو میں اس ٹیکنالوجی کے تمام فوائد بتائوں گا۔ اس کے بعد تمہیں اندازہ ہو '' جائے گا کہ آئی ٹی آج کے دور کی کتنی بڑی اور اہم ضرورت ہی۔'' سر غفران نے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو تمام بچے خاموش ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئی۔

سر غفران نے چاک اٹھایا اور بلیک بورڈ کے پاس جا کر کھڑے ہوگئی۔ پھر انہوں نے چاک سے بلیک بورڈ پر یہ الفاظ لکھی:

آئی ٹی اکیسویں صدی کی زبان ہی، جس کو سیکھے بغیر ترقی و خوشحالی ممکن نہیں''۔ ''

سر! یہ کیسی زبان ہی؟'' ایک اسٹوڈنٹس نے سوال کیا۔''

میں سب بتاتا ہوں۔ تم لوگ خاموشی سے سنو۔''

آئی ٹی 21 ویں صدی کی زبان ہی۔'' سر غفران نے کہا ''اس سے مراد یہ ہے کہ 21 ویں صدی میں جو اس وقت چل '' رہی ہے آئی ٹی کے بغیر کوئی کام نہیں ہوسکے گا۔ زندگی کے ہر کام میں آئی ٹی کی ضرورت ہوگی چاہے کاروبار ہو صحت یا بیماری ہو، کھیل ہو سیر و تفریح ہو، کچھ بھی ہر چیز ہر کام میں آئی ٹی کی مدد درکار ہوگی۔'' سر غفران نے کہا تو بچے حیرت سے ان کی طرف دیکھنے لگی۔

وہ کیسے سر؟'' ایک بچے نے سوال کیا:''دیکھو... ملک اور مملکت کا دفاع اہم ضرورت ہے اور آئی ٹی کے بغیر ہم '' اپنے ملک کو ناقابل تسخیر نہیں بنا سکیں گی۔'' سر غفران نے کہا ''اب ساری جنگیں اور لڑائیاں آئی ٹی اور کمپیوٹر کی مدد سے لڑی جائیں گی...'' اس کے بعد سر غفران نے تفصیل کے ساتھ اپنے بچوں کو آئی ٹی کے فوائد سے آگاہ کیا۔

محمود اپنے گھر پہنچا تو اس نے اپنی امی اور ابو کو سرغفران کی وہ تمام باتیں بتائیں جو انہوں نے آئی ٹی کے حوالے سے آج کلاس میں کی تھیں۔ اس کے چھوٹے بہن بھائی بھی بڑی حیرت سے یہ باتیں سن رہے تھی۔ وہ لوگ کافی دیر تک باتیں کرتے رہی۔ جب خاصی دیر ہوگئی تو محمود سونے کے لئے اپنے کمرے میں پہنچا۔

ابھی وہ اپنے بستر پر لیٹا ہی تھا کہ اس کے کمرے کی کھڑکی کھلی اور اس میں سے عجیب سی مخلوق اندر داخل ہوئی۔ محمود چونک کر اٹھ گیا۔ اس نے غور کیا تو پتا چلا کہ اس مخلوق کے جسم کا اوپری حصہ یعنی سر چوکور تھا جیسے کسی کمپیوٹر کا ہوتا ہی۔ اس بکس نما کمپیوٹر میں دو آنکھیں چمک رہی تھیں اور کمپیوٹر کچھ کہہ بھی رہا تھا۔ اس کے دانت نکلے ہوئے تھے اور ہونٹ مسلسل ہل رہے تھی۔

کون ہو تم؟‘‘ محمود نے عجیب مخلوق سے سوال کیا۔’’

میں کمپیوٹر ہوں۔‘‘ مخلوق نے جواب دیا۔’’

تم کہاں سے آئے ہو اور کیا چاہتے ہو؟‘‘ محمود نے پھر سوال کیا۔’’

میں اپنی دنیا سے آیا ہوں جسے کمپیوٹر کی دنیا کہا جاتا ہی۔‘‘ مخلوق نے جواب دیا۔’’

پھر اس نے کچھ رک کر کہا ’’میں کون ہوں... اس سوال کا جواب یہ ہے کہ میں تمہارا یعنی انسانوں کا دوست ہوں۔ کیا چاہتا ہوں؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ میں دنیا میں اسے قائم کرنا چاہتا ہوں اور انسانوں کے لئے امن اور سلامتی کی راہ ہموار ’’کرنا چاہتا ہوں... میں صرف انسان کی بھلائی کے لئے وجود میں آیا ہوں۔

تم یہ کام کیسے کرو گے بھائی؟‘‘ محمود نے حیرت سے سوال کیا۔’’

میں سب سے پہلے تعلیم کے شعبے میں داخل ہو کر اس ملک کے بچوں اور نوجوانوں کی مدد اور رہنمائی کروں گا۔‘‘ ’’ کمپیوٹر نے جواب دیا‘‘ اللہ کا شکر ہے میں ان بچوں کا اس حد تک دوست بن چکا ہوں کہ اب بچوں اور نوجوانوں کو میرے بغیر ’’نہ چین آتا ہے اور نہ ہی مزہ۔

اس کے بعد کیا کرو گی؟‘‘ محمود نے کمپیوٹر سے پوچھا۔’’

اس کے ساتھ ساتھ میں ملازمتوں اور تعلیم کے دروازے سب پر اس طرح کھولوں گا کہ ان کی معلومات میں خوب ’’ اضافہ کروں گا۔‘‘ کمپیوٹر نے جواب دیا۔ ’’پھر میں موسم اور زلزلوں سے بروقت آگاہ کر کے لوگوں کو تحفظ فراہم کروں گا۔ ’’غریبوں اور محروم افراد کی مدد اس طرح کروں گا کہ ان کا پورا ڈیٹا تیار کروں گا۔ مشینیں اور صنعتیں چلائوں گا۔

اس طرح اگر تمہاری مدد سے مشینوں نے کام کرنا شروع کیا تو لوگ بے روزگار ہو جائیں گی۔ اس سے تو نیا مسئلہ ’’ کھڑا ہو جائے گا۔‘‘ محمود نے کہا۔

تم غلط سوچ رہے ہو۔‘‘ کمپیوٹر نے کہا۔ ’’دنیا کی آبادی جس تیزی سے بڑھ رہی ہے اس صورت میں زیادہ سے زیادہ ’’ اشیاء کی ضرورت پڑے گی۔ اگر ہم صرف انسان سے کام کرائیں گے تو دنیا میں اشیاء کی کمی ہو جائے گی اور لوگ پریشان ہو جائیں گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ کمپیوٹر اور مشینوں کے ذریعے بے روزگاری نہیں پھیلے گی بلکہ روزگار کے حصول میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی... میں انسان کا دوست بھی ہوں اور انسانیت کا خدمت گار بھی۔ میں انسان کے فائدے کے کام کرتا ’’ہوں... اسے نقصان پہنچانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

کمپیوٹر نے کہا! پھر اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا ’’آئو دوست ہاتھ ملائو... اب اس دنیا میں انسان اور کمپیوٹر کا راج ہوگا اور میں یعنی کمپیوٹر ساری دنیا میں امن قائم کرنے میں تم انسانوں کی مدد کروں گا جس کے نتیجے میں ہر طرف خوشی اور ’’خوشحالی آجائے گی۔

کمپیوٹر زندہ باد!‘‘ یہ کہتے ہوئے اچانک محمود کی آنکھ کھل گئی۔ وہ حیرت سے اپنے خواب کے بارے میں سوچنے ’’ !لگا جو ایک خواب ضرور تھا مگر تھا بہت شاندار خواب

* * * *